سلسلۂ اشاعت ۸

خواجہ بزرگ رضؓ

خواجہ ابی محمد حضرت سید بہاء الدین نقشبند مشکل کشا

رضی اللہ عنہ

از

سید غلام احمد صاحب کاٹل جنرل سیکریٹری جمعیت

تبلیغ الاسلام جموں وکشمیر

شائع کردہ

شعبۂ نشر واشاعت جمعیت تبلیغ الاسلام جموں وکشمیر

مطبوعہ [illegible] پریس جامع مسجد

ہدیہ ۔ [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت خواجہ بزرگ رض

ایک عظیم روحانی شخصیت اور صوفی شاعر

سید غلام احمد کاملی

زندگی کا حسن حق و باطل کی کشمکش سے قائم و دائم ہے اور ہنگامہ کارزار اس کشمکش کی رہین منت ہے اور حق و باطل کی یہ کشمکش ازل سے جاری ہے اور ابد تک جاری رہے گی۔ باطل کو جب خوب پھلنے اور پھولنے کا موقعہ فراہم ہوتا ہے اور وہ بام عروج پر پہنچ جاتا ہے تو حق کا آفتاب اپنی تمام تر ضیا پاشیوں کے ساتھ جلوہ افروز ہوتا ہے اور لوح دنیا پر اپنے لافانی نقوش ثبت کر جاتا ہے۔

خیر و شر اور حق و باطل کی یہ آمیزش اگر باغ گیتی سے معدوم ہو جائے تو زندگی کا سارا حسن اور اس کا سارا لطف غارت ہو کر رہ جائے گا اور انسان کی عزت و عظمت اور قدر و قیمت ختم

ہو کر رہ جائے گی۔

انبیاء کرام کی بعثت اور اولیاء عظام کی آمد کا مقصد حق کی حمایت اور حق کا بول بولا کرنا ہے اور منشاء الٰہی ہے کہ باطل کے مقابلے میں حق کی حمایت کی جائے اور شر کے بجائے خیر کو اپنایا جائے

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز
چراغ مصطفویؐ سے شرار بولہبی!

آٹھویں صدی ہجری کی ابتداء تھی اور حق و باطل کی ایسی ہی کشمکش تھی کہ قدرت نے اپنے ایک پاکباز بندے خواجہ بزرگؒ کو حق کی حمایت اور باطل کا مقابلہ کرنے اور خیر کا پھیلاؤ کرنے کیلئے پیدا کیا۔

ولادت باسعادت" یہ وقت تھا کہ فضاء انتہائی مسموم ہو چکی تھی۔ عقائد کمزور ہو گئے تھے۔ چشمہ ہا پر بدعات اور شرک و کفر کی گرد و غبار تہ در تہ چڑھ گئی تھی۔ مختلف نظریات اور فاسد عقائد سے دین فطرت اور آخرت کا تصور موہوم ہو کر رہ گیا تھا۔ وحدانیت کا مذاق اڑا دیا جا رہا تھا۔ اس زبوں حالت میں ازبکستان کے ایک قدیم اور مشہور شہر ارض بخارا میں قصر ہندواں سے ۳ محرم الحرام بوقت صبح صادق ۷۱۸ھ کو آفتاب نقشبندیہ کا طلوع ہوا اور قصر ہندواں قصر عارفان کے مقدس نام میں تبدیل ہو گیا۔

نام اور لقب :- آپ کا اسم گرامی سید محمد بہاؤالدین بخاریؒ

رکھا گیا اور لقب خواجہ بزرگ وغیرہ ہے۔

خاندان: خواجہ بزرگ رضہ کے والد محترم کا نام سید عطا محمد بخاری رضہ اور دادا کا نام نامی حضرت سید جلال الدین بخاری رضہ تھا اور جنکو ظاہری علم وفضل کے علاوہ علوم باطنی کا بھی فیض حاصل تھا۔

خواجہ بزرگ حسینی سید تھے اور آپ کے خاندان ذی شان کا تعلق سادات حسینی سے تھا اور آپ کا سلسلہ نسب ۲۲ پشتوں سے امیرالمومنین حضرت شاہ ولایت علی المرتضی رضہ سے ملتا ہے اور والدہ ماجدہ کا نسب حضرت ابوبکر صدیق رضہ سے ملتا ہے۔ سچ ہے کہ ایں خانہ ہمہ آفتاب است۔

بزرگوں کی بشارت: حضرت غوث پاک، محبوب سبحانی، شیخ سید عبدالقادر جیلانی رضہ نے حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند رضہ کے متعلق تقریباً پونے دوسو سال قبل بشارت دی تھی۔ اور پیش گوئی کی تھی کہ میرے وصال کے ۱۵۰ سال بعد شہر بخارا میں ایک قلندر محمدی المشرب شخص پیدا ہوگا جس کا نام بہاؤالدین نقشبند ہوگا اور وہ میری خاص نعمت سے بہرہ مند ہوگا چنانچہ ایسا ہی عمل میں آیا۔

حضرت شیخ محمد عبداللہ بلخی اپنی کتاب خوارق الاجاب فی معرفۃ مالا قصاب میں لکھتے ہیں کہ میں نے خواجگی مست اور انہوں نے اپنے مشائخ سے روایت کی ہے کہ ایک دن حضرت غوث پاک رضہ بہت سے لوگوں کے ساتھ اپنے مدرسہ کی چھت پر تشریف فرما تھے تو

آپ نے بخارا کی طرف توجہ کر کے فرمایا اس طرف اولیاء اللہ کی مہک آتی ہے اور پھر اوپر کا ارشاد فرمایا بیان کیا گیا ہے کہ حضرت محبوب سبحانی رضؓ نے اپنی حیات ظاہری کے آخری بارہ سال میں اس شہر کی طرف اپنی پشت مبارک نہ کی۔

سبحان اللہ کتنا بلند رتبہ ہے کہ سیکنڑوں برس پہلے غوث پاک رضؓ نے آپ کی ولادت کی خبر دی تھی۔ حضرت خواجہ محمد ترمذی رح حضرت مولانا جلال الدین خالدی رح۔ حضرت بابا سماسی رحمۃ نے بشارت سنائی کہ "قصر عارفان" میں امام طریقت پیدا ہوگا۔

جب کہ آپ تین دن کے تھے تو تمام کے عظیم صوفی بزرگ خواجہ سماسی رضؓ نے آپ کو اپنی فرزندی میں لینے کا شرف بخشا اور ولادت کے بعد آغوش حضرت میر سید کلال رضؓ میں ظاہری و باطنی تربیت پائی۔

تعلیم پانچ سال کی عمر میں تعلیم کا سلسلہ شروع ہوا اور قرآن پاک کے بعد فارسی اور نثر کی ابتدائی کتابوں کا درس لیا چونکہ آپ میں زبردست قوت، ذہانت اور خداداد قابلیت تھی اسلئے آپ نے بعد میں اس وقت کے اساتذہ فن سے تفسیر وحدیث فقہ وتاریخ علوم کی کتابیں جلد از جلد پڑھی اور سند حاصل کی۔ آپ کے اساتذہ میں شیخ برہان الدین اور شیخ بہاؤ الدین مستقرانی محدث مشہور ہیں۔

بچپن کا ایک واقعہ آپ بچپن میں ہی تھے کہ باطنی کمالات کا ظہور ہونا شروع ہوا۔ چنانچہ آپ کی والدہ محترمہ کا بیان ہے کہ خواجہ بزرگ رضؓ چار برس کے تھے اور ہمارے گھر میں ایک گائے حاملہ تھی۔ خواجہ بزرگ رضؓ نے ایک روز اس کی طرف اشارہ کر کے کہا "اس کے شکم میں ایک بچھڑا ہے جس کے ماتھے پر سفید داغ ہے اور بعد میں جب گائے نے بچے کو جنم دیا تو یہی واقعہ رونما ہوا

وسائل معاش اور نقشبند کی وجہ تسمیہ آپ کے والد بزرگ حضرت عطا محمد بخاری شہر بخارا کے ایک مشہور تاجر بھی تھے اور آپ کا کاروباری حلقہ وسیع پیمانے پر پھیلا ہوا تھا۔ خواجہ بزرگ رضؓ نے علوم ظاہری سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد والد بزرگوار کے کاروبار میں حصہ لینا شروع کیا اور کمخاب بافی کی صنعت اور نقش و نگاری میں کمال حاصل کر لیا اور شہر میں مشہور ہوئے آپ کا ارشاد گرامی ہے۔

من والد ابصنعت کمخاب بافی و نقشبندی مشغول بودیم یعنے میں اور میرے والد صاحب کمخاب بننے اور نقش و نگار بنانے کی صنعت میں مشغول تھے۔

اور مولانا جامی رحؒ نے بھی آپ کے نقشبند نام پڑھنے کی یہی وجہ بیان کی ہے آپ کے الفاظ یہ ہیں :-

"وجہ تسمیہ خطاب لفظ نقشبند آنجناب میگوید کہ ایشاں بصنعت کمخاب بافی و نقش کاری مشغول بودہ اند۔ ازیں سبب ہم بہ لفظ نقشبند مشہور شدند" (نفحات الانس)

(یعنی) آپ کے نقشبند خطاب ملنے کی وجہ یہ ہے کہ آپ کمخاب بُننے اور نقش کاری کی صنعت کا مشغلہ رکھتے تھے جس کی بنا پر آپ نقشبند کے نام مشہور ہوئے۔

نقاشی کی صنعت کا پیشہ ہونے کی وجہ سے آپ کا نقشبند کے نام سے مشہور ہونا تو بجائے خود ٹھیک ہے۔ مگر حقیقت یہی ہے کہ آپ نے سنت رسول اللہ صلعم کی تجدید، احیائے دین اور روحانیت کی جو گرانقدر خدمات انجام دی ہیں۔ اس کے انمٹ اور لافانی نقوش سارے عالم میں پڑ گئے ہیں۔ اسلئے آپ نقشبند کے نام سے مشہور ہوئے ہیں۔ دانائے راز فرماتے ہیں)

ہے مگر اس نقش میں رنگ ثبات دوام
جس کو کیا ہو کسی مرد خدا نے تمام
مردِ خدا کا عمل عشق سے صاحب فروغ
عشق ہے اصل حیات موت ہے اس پر حرام

درس و تدریس آپ نے بخارا میں ایک شاندار مدرسہ دینیہ قائم کیا تھا۔ جہاں سیکڑوں تشنہ گان علم آپ کے درس سے فیض حاصل کرتے تھے اور آپ کے حلقہ درس

میں بیک وقت تین تین سو طلباء سے زائد ہوتے تھے ان میں ظاہری
علوم کے ساتھ بعض معرفت کی پیاس بجھاتے اور مے معرفت سے
سرشار ہوکر نکلتے آپ کبھی کبھی افتاء کے فرائض بھی انجام دیتے تھے آپ
کے اوقات درس بعد نماز فجر اور بعد نماز عصر تھے۔

اتباع شریعت

خواجہ بزرگ، پابند شرع پیر طریقت تھے آپ
نے گمراہی اور شرک و بدعات کے خلاف
زبردست جہاد کیا۔ آپ سنت رسول اللہ ﷺ کے بڑے عاشق تھے
شریعت کے دائرہ میں رہ کر اپنے پیروؤں کو طریقت کی راہ دکھائی
آپ شریعت اور طریقت کے مرج البحرین تھے۔ خواجہ بخارا رہ مسلک
امام اعظم ابوحنیفہ رض کے پرجوش پیرو اور پابند تھے۔ اور اس سلسلہ
کے اکثر مشائخ اسی مسلک سے وابستہ رہے ہیں۔

سلسلہ نقشبندیہ

روحانی سلاسل خواہ وہ قادریہ، نقشبندیہ
کبرویہ ہو یا سہروردیہ یا اور کوئی ہو ان
سب کا مقصد تزکیہ نفس اور تصفیہ قلب کے ذریعہ اللہ تعالیٰ عزّ شانہٗ
اس کی خوشنودی اور قرب خداوندی حاصل کرنا ہے۔
یہ سلاسل رشد و ہدایت کرنے میں آسمانی ستاروں کے مانند
ہیں اور تاریخ عالم شاہد ہے کہ ان سلاسل اور تمام صوفیائے کرام
کے ذریعے دنیا میں لوگوں کو جس وسیع پیمانے پر ایمانی دولت اور
انسانی زندگی نصیب ہوئی ہے وہ گراں قدر خدمات نہ مسلمان

سلاطین اور شاہی دیگر حضرات انجام دے سکے۔

حضرت آدم بنوری نے نکات الاسرار میں سلسلہ نقشبندیہ کے متعلق لکھا ہے کہ حضرت شاہ نقشبندیہ رض نے فرمایا ہے وجدت طریقنا اقرب الطریق الی اللہ سبحانہ" یعنے میں نے طریقہ نقشبندیہ کو قرب خدا حاصل کرنے میں نزدیک ترین راستہ پایا اور یہ بھی فرمایا کہ طریقہ نقشبندیہ میں مشقت کم اور کامیابی بہت زیادہ ہے

حجۃ الشرف" میں حضرت شیخ شرف الدین زنگیر خلیفہ حضرت شیخ عبدالسلام نقشبندی رح کا بیان ہے کہ حضرت غوث پاک شیخ سید عبدالقادر جیلانی رض مجھ پر جلوہ گر ہوئے اور اس فقیر سے فرمایا کہ قرب خدا حاصل کرنے میں طریقہ نقشبندیہ کے مانند کوئی طریقہ نہیں ہے۔

طریقہ نقشبندیہ دنیا کے مختلف ممالک میں بہت پسند کیا گیا اور تیزی سے رائج ہوا تلاش حق کے مسافر اور روحانیت کے پیاسے قافلے بخارا کا رخ کرنے لگا اور معرفت سے سرشار ہو کر جب یہ واپس لوٹ آتے تو جن شہروں اور قصبوں میں ان کا گذر ہوتا تو خواجہ بزرگ رض کے روحانی کمالات سن کر عوام کیا خواص، علما اور مشائخ کے قلوب بھی آتش عشق سے بھڑک اٹھتے اور خواجہ بخارا رض ان کے طبیب تھے۔

ریاضت وعبادت اور اخلاق

آپ ہمیشہ باوضو رہتے تھے اور روزانہ غسل فرماتے

فرائض کے علاوہ نماز، تہجد اور نوافل کا پورا پورا اہتمام کرتے تھے قرآن پاک کی تلاوت اور سنت کی ادائیگی میں مسرت اور لذت پاتے تھے اور اس میں مداومت تھی اور رات دن یاد خدا میں مصروف رہتے تھے آپ کے جبین مبارک سے نور خدا ٹپکتا تھا اور خلفاء جن سے اسرار الٰہی اور حقائق ربانی کا مشاہدہ کرتے تھے۔ آپ ہر وقت عشق الٰہی اور عشق نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں غرق رہتے تھے۔

آپ کا دل انسانی ہمدردی سے لبریز تھا، غریبوں، مسکینوں اور محتاجوں کی امداد کرنا اپنا فرض جانتے تھے اور ہر مصیبت زدہ کی غم[illegible] کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرتے۔ ظالموں اور جابروں پر سخت تنقید کرتے رہتے تھے۔ بات چیت میں صداقت کی مہک آتی تھی۔ غریبوں اور مساکین کے ساتھ نشست و برخواست رکھتے تھے۔ آپ کو کبھی ذاتی غصہ نہ آتا تھا۔ شجاعت و سخاوت جود و کرم خلوص ایثار و سادگی اور صفائی اور انکساری کے نمونہ تھے۔ اللہ کے خوف سے ہر وقت لرزاں رہتے تھے۔

زیارت حرمین شریفین

آپ کئی مرتبہ زیارت بیت اللہ اور زیارت مدینہ منورہ سے مشرف ہوئے ایکبار اپنے پیر و مرشد کے ساتھ زیارت بیت اللہ کو گئے ہوئے تھے زیارت

بیت اللہ کے بعد پیر کامل نے آپ کا ہاتھ پکڑ کر دعا کی کہ یا اللہ اس بندے کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما۔ ندا آئی کہ ہم نے بہاؤالدین کو قبول کیا اور اپنا دوست اور برگزیدہ بنا دیا ہے۔ غیب سے اس بات کی ندا آئی ہے کہ ہم نے اپنا دوست اور برگزیدہ بنایا ہے۔

آخری حج میں آپ کے ساتھ آپ کے خلیفہ خواجہ محمد پارسا بھی تھے حجاج کرام جانوروں کی قربانی میں زبردست مصروف تھے اور آپ نے فرمایا کہ ہم نے آج ابراہیمؑ جیسی قربانی پیش کی۔ آپ کے مرید یہ سنکر زبردست حیران ہوئے مگر کچھ سمجھ میں نہ آیا اور بخارا واپس تشریف لائے تو خواجہ بزرگ رضؓ کے اکلوتے فرزند اسی روز انتقال کر گئے جب آپ نے بیت اللہ میں فرمایا تھا۔

آپ کے صرف دو اولاد تھے ایک لڑکا اور ایک لڑکی۔ فرزند تو آپ کے حیات میں ہی وفات پا گئے جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے اور دختر نیک اختر کا نکاح حضرت سید علاؤ الدین عطار سے ہوا تھا اور آپ کا سلسلہ بعد میں انہی سے پھیلا۔

کشف و کرامات یہ عظیم المرتبت پیر کامل جس طرح۔ ولایت کے اونچے مقام پر فائز تھے۔ اس طرح سے روحانی کمالات اور کشف و کرامات کے لحاظ سے سارے عالم میں مشہور ہیں۔ آپ سے بہت ہی کرامات کا ظہور ہوا۔ جن کے بیان کی یہاں گنجائش نہیں۔ گو آپ کی ساری زندگی روحانی کمالات سے

عبادت تھی اور آپ کی سب سے بڑی کرامت سنت رسول صلعم کی پیروی اور مردہ دلوں کی مسیحائی ہے اور آپ کے رشد و ہدایت وعظ و تبلیغ اور علم و عمل کی تاثیر سے لاکھوں انسانوں کو ایمانی زندگی عطا ہوئی اور آج بھی آپ کا فیض جاری ہے۔

وصال ربانی آپ کا وصال ۳ ربیع الاول ۱۳۸۸ء / ۱۹۷۱ھ میں ۷۳ سال کی عمر میں ہوا اور جب وصال ربانی کا وقت آیا تو آپ نے اپنے ہاتھوں کو رب العزت کے سامنے دعا کے لئے دراز کئے اور اپنے جملہ پیرؤں کے حق میں دعائے مغفرت فرمائی اور اختتام دعا کے بعد جونہی ہاتھوں کو اپنے چہرہ انور پر پھیرا روح مقدس نے پرواز کی۔ خواجہ بزرگ رضنے اس بات کی وصیت کی تھی کہ میرے جنازہ میں کلمہ شہادت اور کلام الٰہی کی تلاوت نہ کی جائے ممکن ہے کہ پڑھنے میں بے ادبی نہ ہو جائے۔ البتہ اس رباعی کو بلند آواز اور خوش لحنی کے ساتھ پڑھا جائے۔

مفلسانیم آمدہ در کوئے تو

شیئاً للہ از جمال روئے تو

دست بکشا جانب زنبیل ما

آفریں بر دست بر بازوئے تو

ہندوستان اور کشمیر میں طریقہ نقشبندیہ کی اشاعت

ہندوستان میں سلسلہ نقشبندیہ حضرت باقی باللہ دہلویؒ اور آپ کے خلیفہ حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندیؒ کی وساطت سے پھیل گیا اور کشمیر میں اس طریقہ کی اشاعت حضرت بلال بخاری حضرت میر خاوندلار، حضرت ملا حسین رہنما حضرت خواجہ عبدالسلام نقشبندی وکیل بادشاہ عالمگیرؒ گوجوارہ وغیرہ حضرات سے ہوئی۔

خواجہ بزرگ ایک عظیم صوفی شاعر

حضرت خواجہ بزرگ ایک قادر الکلام اور عظیم صوفی شاعر بھی تھے۔ آپ کا کلام قدسی ہزارہا وعظ تذکیر سے افضل وبہتر ہے۔ اس میں بجلی کی طرح تاثیر ہے۔ جس سے روح میں تازگی اور خون میں گرمی پیدا ہوتی ہے اور یہ کلام انسان کے ظاہر و باطن پر حاوی ہوتا ہے۔ آپ کے کلام میں انکساری، ندامت مغفرت کی تڑپ بلاغت و فصاحت اور حلاوت کی جان بدرجہ اتم موجود ہے۔ ان الٰہی نغمات کے پڑھنے سے دل میں بے کراں جذبات موجزن ہوتے ہیں اور بارگاہ رب العزت سے مغفرت اور رحمت امید اور لازوال مسرت و فرحت پیدا ہوتی ہے۔ آپ نے ان عارفانہ ارشادات کا اظہار رباعیات اور قطعات میں فرمایا۔ یہ چند ایک رباعیات ملاحظہ ہوں:۔

یارب ہمہ مشکلات آسانم کن — آگہ ز دقیقہ ہائے ایمانم کن
حقا کہ مرا لائق مسلمانی نیست — ہستم گبر و یہودم تو مسلمانم کن

مولا ہمارے مشکلات آسان بنا دے۔ مجھے ایمان کی باریک باتوں سے واقف کر۔ بارالٰہی میں مسلمان ہونے کا دعویٰ نہیں کر رہا ہوں۔ میں آتش پرست اور یہودی ہوں تو مجھے مسلمان بنا۔

اے آنکہ بملک و خویش پائندہ توئی | واز دامن شب صبح نمایندہ توئی
کار من بیچارہ قوی بستہ شد است | بکشائے خدایا کہ کشائندہ توئی

اے وہ ذات جس کی حکومت لازوال ہے اور جو شب کی تاریکی سے صبح روشن نکالتا ہے مجھ بے چارہ کا کام زور سے بند ہو گیا ہے۔ اے اللہ تو ہی کھولنے والا ہے اور اس کو کھول دے۔

یارب از نکوئی بدے را چہ شود | در آدمیت دی ودے را چہ شود
نیکاں ہمہ از نیکی خود مقبول اند | مقبول اگر کنی رد ے را چہ شود

مولا اگر برے آدمی کو صالح بنا دے گے تو کیا ہوگا اور اگر ایک چوپائے کو آدمیت بخشو گے تو کیا ہوگا۔ نیک اور صالح لوگ اپنی نیکیوں کی وجہ سے آپ کی درگاہ میں مقبول ہیں مگر ایک مردود کو مقبول بناؤ گے تو کیا ہوگا

بر چہرہ ندارم ز مسلمانی رنگ | بر من شرف دارد سگ اہل فرنگ
آں روسیاہم کہ از وجودم باشد | دوزخ را ننگ اہل دوزخ را ننگ

میرے چہرے پر مسلمانی کا کوئی اثر نہیں ہے۔ یورپ کے لوگوں کا کتا مجھ سے بہتر ہے۔ میں ایسا روسیاہ ہوں کہ میرے وجود سے جہنم شرمائے گی اور اہل دوزخ کو شرم محسوس ہوگی۔

۲ ربیع الاول ۱۳۹۹ھ / ۲ فروری ۱۹۷۹ء

نذرانہ عقیدت

بگرامی خدمت اقدس خواجہ بزرگ رحمۃ

یہ منقبت کشمیر کے مشہور صوفی شاعر جناب پیر عبدالقدیر صاحب نقشبندی بدری ؒ کی کتاب " ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء " سے لی گئی ہے اور ہم اسکو بشکریہ جناب پیر حفیظ اللہ صاحب نقشبندی بدری رکن جمعیت تبلیغ الاسلام شائع کرتے ہیں۔ فجزاھم اللہ خیر الجزاء (مؤلف)

ای جمال تو جواب ہر سوال

مشکل از تو حل شود بے قیل وقال

یک نظر کن بندۂ درماندہ را

خاک تیرہ تا کہ گردد کیمیا

درد مندم دہ دوای اے طبیب

بیقرارم دہ شفائے عنقریب

دہ ز غرقاب بلاء وغم نجات

از سر احسان وجودم دہ برات

رس بفریاد از گدائے دلحزین

شیئ اللّٰہ ای تو غوث عالمین

کس ز درگاہت نگشتہ ناامید

من ہمہ آوردم بدرگاہت امید

کن قدم رنجہ کہ قربانت شوم

تا حضر گشتہ از دل وجانت شوم

مشکلم بکشائی ای مشکل کشا

ایکہ نامت خواجہ مشکل کشا

مستمندم میکشم افغان بلند

المدد یا پادشاہی نقشبند

آمدم با صد امید از راہ دور

یک نگاہی اے شہنشاہی غیور